Lesson 8: Al-Maidah (Ayaat 83 - 93): Day 27

سُوْرَةُ الْمَآئِدَة کی تفسیر

آگے کچھ حرام چیزوں کا تذکرہ ہے۔ پیچھے ہم نے اُن چیزوں کے بارے میں پڑھا تھا جو حرام نہیں ہیں۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۹۰﴾

اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے (یہ سب) ناپاک کام اعمال شیطان سے ہیں سو ان سے بچتے رہنا تاکہ نجات پاؤ (۹۰)

مگر ہوتا کیا ہے؟

اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِى الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿۹۱﴾

شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے سبب تمہارے آپس میں دشمنی اور رنجش ڈلوا دے اور تمہیں خدا کی یاد سے اور نماز سے روک دے تو تم کو (ان کاموں سے) باز رہنا چاہیئے (۹۱)

باز اور منع رہنے کی صورت کیا ہے؟

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۹۲﴾ اور خدا کی فرمانبرداری اور رسولِ (خدا) کی اطاعت کرتے رہو اور ڈرتے رہو اگر منہ پھیر وگے تو جان رکھو کہ ہمارے پیغمبر کے ذمے تو صرف پیغام کا کھول کر پہنچا دینا ہے (۹۲)

یعنی رسول کا کام تو صرف پہنچا دینا ہے۔ پھر بھی اگر تُم بُرے کام کرو گے تو سزا پاؤ گے۔

آیت نمبر 90 حرمتِ شراب کی آخری آیت ہے۔ سورۃ البقرہ کی آیت 219 نازل ہو چکی تھی۔

یَسۡـَٔلُوۡنَكَ عَنِ الۡخَمۡرِ وَالۡمَيۡسِرِ‌ؕ قُلۡ فِيۡهِمَآ اِثۡمٌ كَبِيۡرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثۡمُهُمَآ اَكۡبَرُ مِنۡ نَّفۡعِهِمَا ‌ؕ وَيَسۡـَٔلُوۡنَكَ مَاذَا يُنۡفِقُوۡنَ قُلِ الۡعَفۡوَ‌ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَـكُمُ الۡاٰيٰتِ لَعَلَّکُمۡ تَتَفَكَّرُوۡنَۙ

﴿۲۱۹﴾ (اے پیغمبر) لوگ تم سے شراب اور جوئے کا حکم دریافت کرتے ہیں۔ کہہ دو کہ ان میں نقصان بڑے ہیں اور لوگوں کے لئے کچھ فائدے بھی ہیں مگر ان کے نقصان فائدوں سے کہیں زیادہ ہیں اور یہ بھی تم سے پوچھتے ہیں کہ (خدا کی راہ میں) کون سا مال خرچ کریں۔ کہہ دو کہ جو ضرورت سے زیادہ ہو۔ اس طرح خدا تمہارے لئے اپنے احکام کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم سوچو (۲۱۹)

ذہن سازی ہو گئی تھی۔

اُس سے بھی پہلے سورۃ نحل کی آیت 67 بھی نازل ہو چکی تھی۔

وَمِنۡ ثَمَرٰتِ النَّخِيۡلِ وَالۡاَعۡنَابِ تَتَّخِذُوۡنَ مِنۡهُ سَكَرًا وَّرِزۡقًا حَسَنًا‌ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰ لِكَ لَاٰيَةً لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ

﴿۶۷﴾ اور (نیز) کھجور اور انگوروں کے پھلوں سے تم لوگ نشے کی چیز اور عمدہ کھانے کی چیزیں بناتے ہو بے شک اس میں ان لوگوں کے لیے بڑی دلیل ہے جو عقل (سلیم) رکھتے ہیں۔

مفسرین کہتے ہیں کہ وہاں سے ذہن بنا دیا تھا کہ شراب رزقِ حسن نہیں ہے۔ یعنی سَكَرًا وَّرِزۡقًا حَسَنًا الگ آیا تھا۔ کچھ لوگ تو اُسی وقت رُک گئے تھے۔

پھر کچھ صحابہ کرامؓ کہیں پارٹی پر جمع ہوئے تو شراب پی لی تھی۔ نماز پڑھنے لگے تو سورۃ الکٰفرون پڑھتے وقت غلطی سے یہ کہہ دیا کہ ہم بھی انہی کی عبادت کرتے ہیں جن کی یہ کرتے ہیں۔ پھر سورۃ البقرہ والا حکم نازل ہوُا کہ کہ نشے کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ۔

ہمیشہ ایسے ہی ہوتا ہے کہ کچھ لوگ تو اشارہ سمجھ کر فوراًغلط کام سے رُک جاتے ہیں جیسے کچھ صحابہ کرامؓ سورۃ نحل کے حکم پر رُک گئے۔ کچھ جسمانی یا مالی نقصان اُٹھا کر پھر باز آتے ہیں۔ جیسے کچھ نماز میں غلطی کرنے پر شراب سے رُک گئے۔

اور کچھ لوگوں کو واضع حکم چاہئیے ہوتا ہے۔ اس لئے یہاں مکمل حُرمت کی آیت آ گئی۔

کچھ تو ابھی تک کہتے ہیں یہ کہاں لکھا ہے کہ شراب حرام ہے۔

یہاں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔؛

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّمَا الۡخَمۡرُ وَالۡمَيۡسِرُ وَالۡاَنۡصَابُ وَالۡاَزۡلَامُ رِجۡسٌ مِّنۡ عَمَلِ الشَّيۡطٰنِ فَاجۡتَنِبُوۡهُ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ﴿۹۰﴾

اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے (یہ سب) ناپاک کام اعمال شیطان سے ہیں سو ان سے بچتے رہنا تاکہ نجات پاؤ (۹۰)

الْخَمْرُ :» الخمر ما خامر العقل« خمر وہ ہے جو عقل کو چھپا دے۔ عرب میں شراب عام تھی۔ بے شمار روحانی، اخلاقی اور معاشرتی برائیاں پھیل چکی تھیں۔ اسلام نے درجہ بدرجہ شراب کو حرام کیا۔ پہلے نفرت دلائی گئی۔ پھر دور رہنے کا حکم دیا اور پھر مکمل حرام کر دی گئی۔

مفسرین کہتے ہیں کہ شراب اور پردے والی آیات عمرؓ نے مانگ مانگ کر لیں۔ ان آیات کے آنے سے اُن کی دِلی خواہش اور دِلی دُعا پوری ہو گئی۔

جب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو بلا کر یہ آیت بھی سنائی گئی اور جب ان کے کان میں آیت کے آخری الفاظ{ فهل أنتم منتهون) کیا تم باز آؤ گے ؟)} پڑے تو آپ بول اٹھے:
{ انتهينا انتهينا) ہم رُک گئے، ہم باز آئے)}۔

ان آیات کے نازل ہونے کے بعد شراب اور جوئے کی قطعی حرمت کا اعلان ہو گیا، جب منادی حضرت ابو طلحہؓ کے مکان پر سے گزرا تو اس وقت ان کے مکان پر محفل ناؤ و نوش برپا تھی، انہوں نے حضرت انسؓ بن مالک سے کہا، ذرا سننا' کیا اعلان ہے؟ معلوم ہوا کہ شراب کی حُرمت کا اعلان ہے، حکم دیا کہ شراب کے مٹکے اٹھاؤ اور باہر لے جا کر توڑ دو، شراب کے رسیوں نے بے تامل شراب کے خُم توڑ ڈالے اور اس روز یہ حال تھا کہ مدینہ کی گلیوں میں شراب پانی کی طرح بہہ رہی تھی۔

جب یہ آیت نازل ہوئی تو مدینے کی گلیوں میں شراب بہا دی گئی۔ فوراً ضائع کر دی گئی۔ شراب ایسے ہی پی جاتی تھی جیسے آج سوفٹ ڈرنکس پیئے جاتے ہیں۔

اسلام کی طاقت دیکھیں کہ ایک حکم آیا اور سب رُک گئے۔ سب باز آ گئے۔

جب آپؐ کے منادی نے مدینہ کی گلیوں میں یہ ندا لگائی تو تاریخ شاہد ہے اس ندا کو سنتے ہی جس کے ہاتھ میں شراب تھی اسے پھینک دیا جام و سبو توڑ دیے گئے شراب کے مٹکے اور گھڑے پھوڑ دیئے گئے مشکیزے چاک کر دیئے گئے مدینہ میں اس روز شراب اس طرح بہ رہی تھی جیسے کہ بارش کا پانی مدینہ کی گلیوں میں عرصہ دراز تک یہ حالت رہی کہ جب بارش ہوتی تو شراب کی بو اور رنگ مٹی میں نکھر آتا

تھا ایک صحابی جو شراب کی تجارت کرتے تھے اور ملک شام سے شراب بر آمد کرتے تھے اتفاقاً اس زمانے میں ساری رقم جمع کر کے ملک شام شراب خریدنے گئے ہوئے تھے جب تجارتی مال لیکر واپس آرہے تھے تو مدینہ میں داخل ہونے سے پہلے ہی ان کو شراب کی حرمت کے اعلان کی خبر ہو گئی خبر ملتے ہی اسی جگہ شراب کو ایک پہاڑی پر رکھ دیا اور خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سوال کیا کہ اب میرے اس مال کے متعلق کیا حکم ہے مجھے کیا کرنا چاہیے ؟ آپ ؐ نے فرمان خداوندی کے مطابق حکم دیا کہ سب مشکیزوں کو چاک کر کے شراب بہادو؛ حکم ملتے ہی اس جانثار صحابی نے اپنے ہاتھوں بلا جھجک زندگی کے سارے سرمائے کو بہادیا(دیکھئے-معارف القرآن تفسیر مظہری ابن کثیر) یہ بھی اسلام کا ایک معجزہ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانی اور پاکیزہ تربیت کا ثمرہ تھا کہ حکم الہی اور فرمان نبویؐ نے ان کی زندگی یکلخت بدل دی، اب وہ شراب سے ہی متنفّر ہو گئے۔

آج سے کافی عرصہ پہلے امریکہ نے چودہ سال تک شراب کو روکنے کی مہم چلائی۔ 25 کروڑ ڈالر کا خسارہ برداشت کیا۔ تقریریں۔ لیکچرز، اشتہارات کچھ بھی شراب کو نہ روک سکا۔ تین ہزار لوگوں کو سزائیں دی گئیں۔ لیکن 1933 میں حکومت تھک ہار کر بیٹھ گئی اور اپنی ناکامی تسلیم کرلی۔

برطانیہ میں بھی کئی سال شراب کو روکنے کی کوششیں ہوتی رہیں اور بحر حال 1961 میں یہاں بھی حکومت ناکام ہو گئی۔

یہ ہے تقویٰ۔ کہ جیسے ہی اللہ کا حکم آگیا۔ جب ہم نے سُن لیا۔ جب سمجھ لیا۔ تو بس رُک گئے۔ صحابہ کرامؓ کی رقمیں لگی ہوئی تھیں۔ انہوں نے شراب سے سِرکہ تک نہ بنایا۔

یہ ہے اَصل جہاد۔ قتال کا موقع تو کبھی کبھی آتا ہے لیکن اپنی زندگی میں ہم ہر روز جہاد کرتے ہیں۔ کبھی خواہشِ نفس کو دَبا کر اور کبھی کوئی نقصان اُٹھا کر۔

آج ہمارے اِرد گرد کیا ہو رہا ہے؟ ہمیں اپنے بچوں کو بھی دیکھنا ہے۔

کئی لوگ شراب پینے کی وجہ سے یا شراب کی زیادتی کی وجہ سے مر جاتے ہیں۔ نوجوان کالجوں یا پارٹیوں میں پی رہے ہیں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اللہ نے لعنت فرمائی ہے شراب کے نچوڑنے والے، اسے پینے والے، اسے بیچنے والے اور اسے خریدنے والے پر!"

شراب بیچنے پر بھی گناہ ہے۔ اُس پر بھی لعنت فرمائی گئی۔ کوئی یہ نہ سوچے یا کہے کہ ہم تو غیر مسلموں کو بیچتے ہیں۔ پھر بھی حرام ہے۔ سوچیں ذرا جس پر اللہ کے نبی لعنت بھیجیں اُس کا کیا حال ہو گا؟

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس قسم کے لوگوں پر شراب کی وجہ سے لعنت فرمائی" :اس کے نچوڑنے والے پر، نچڑوانے والے پر، اور اس پر جس کے لیے نچوڑی جائے، اسس کے لے جانے والے پر، اس شخص پر جس کے لیے لے جائی جائے، بیچنے والے پر، اس پر جس کو بیچی جائے، پلانے والے پر اور اس پر جس کو پلائی جائے"، یہاں تک کہ دسوں کو آپ نے گن کر اس طرح بتایا۔ (ترمذی)

شراب بیچنے والا سوچے کہ اُس کی بیچی ہوئی شراب پی کر خریدنے والا اور پینے والا کس قسم کی حرکات کرے گا؟ اسی لئے اس کو اُمّ الخبائث کہا گیا ہے۔

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں" شراب سے پرہیز کرو وہ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ سنو اگلے لوگوں میں ایک ولی اللہ تھا جو بڑا عبادت گزار تھا اور تارک دنیا تھا۔ بستی سے الگ تھلگ ایک عبادت خانے میں شب وروز عبادت الٰہی میں مشغول رہا کرتا تھا، ایک بدکار عورت اس کے پیچھے لگ گئی، اس نے اپنی لونڈی کو بھیج کر اسے اپنے ہاں ایک شہادت کے بہانے بلوایا، یہ چلے گئے لونڈی اپنے گھر میں انہیں لے گئی جس دروازے کے اندر یہ پہنچ جاتے پیچھے سے لونڈی اسے بند کرتی جاتی۔ آخری کمرے میں جب گئے تو دیکھا کہ ایک بہت ہی خوبصورت عورت بیٹھی ہے، اس کے پاس ایک بچہ ہے اور ایک جام شراب لبالب بھرا رکھا ہے۔ اس عورت نے اس سے کہا سنئے جناب میں نے آپ کو در حقیقت کسی گواہی کیلئے نہیں بلوایا فی الواقع اس لیے بلوایا ہے کہ یا تو آپ میرے ساتھ بدکاری کریں یا اس بچے کو قتل کر دیں یا شراب کو پی لیں درویش نے سوچ کر تینوں کاموں میں ہلکا کام شراب کا پینا جان کر جام کو منہ سے لگا لیا، سارا پی گیا۔ کہنے لگا اور لاؤ اور لاؤ، خوب پیا، جب نشے میں مدہوش ہو گیا تو اس عورت کے ساتھ زنا بھی کر بیٹھا اور اس لڑکے کو بھی قتل کر دیا۔ پس اے لوگو! تم شراب سے بچو سمجھ لو کہ شراب اور ایمان جمع نہیں ہوتے ایک کا آنا دوسرے کا جانا ہے"۔بیہقی

اب آپ سوچیں کہ شراب پی کر لوگ کس طرح کے کام کرینگے۔ گناہ کے، معصیت کے، اللہ کی نافرمانی کے۔ کیا شراب بیچنے والے کو دِلی سکون ملے گا؟ کیا شراب بیچنے والا خوش ہو گا کہ آج کسی نے شراب پی کر زنا کیا ہو گا۔ کسی نے قتل کیا ہو گا اور کسی نے لڑائی یا فتنہ فساد کیا ہو گا۔

اسلامی کتابیں بیچنے والا کتنا خوش ہو تا ہو گا کہ اس کے کاروبار سے دوسروں کا فائدہ ہو رہا ہے۔

سبزی بیچنے والا خوش ہو گا کہ آج کتنے گھروں میں کھانا پکے گا اور بھوک مٹائی جائے گی۔

شراب بیچنے والا کیا سوچے گا؟

ایک آدمی نے پوچھا ہم سرد علاقوں میں رہتے ہیں کیا ہمیں شراب کی اجازت ہے۔ بہت محنت کرتے ہیں اور تھکاوٹ کی وجہ سے پیتے ہیں۔ اللہ کے نبیؐ نے انہیں بھی پینے سے روک دیا۔ اللہ کے نبیؐ نے شراب علاج کے لئے بھی منع فرمائی ہے۔

اللہ کے نبیؐ کے زمانے میں جب شراب سے روکا گیا تو سب رُک گئے۔ اُس وقت اس کے لئے کوئی سزا مقرر نہیں کی گئی تھی۔

زیادہ سے زیادہ مارا پیٹا جاتا یا پھر 40 کوڑوں کی سزا دی گئی۔

ابو بکرؓ نے بھی 40 کوڑوں کی سزا دی۔

عمرؓ نے جب شراب کی سنگینی اور شراب کی وجہ سے معاشرے میں فساد دیکھا کہ ایک بندہ نشے میں دوسروں پر الزام بھی لگا آتا ہے۔ تو پھر حدِ قذف پر قیاس کرتے ہوئے شراب پینے کی سزا 80 کوڑے مقرر کر دی۔ (سورۃ نور میں قذف کی تفصیل پڑھیں گے)۔ شرابی دوسروں پر بہتان بھی لگا آتا ہے۔

اُسی دور میں ایک بندہ جو چھپ کر شراب بیچتا تھا کی دُکان بھی جلا دی گئی تھی۔ یعنی زبردستی بھی عمل کروایا جاتا ہے۔

شراب کے جسمانی اور جذباتی بہت سارے نقصانات ہیں۔ آپ خود بھی انٹرنیٹ سے تفصیل پڑھ سکتے ہیں۔

شرابی اپنے دماغ کو سُلا دیتا ہے۔

کچھ رپورٹس؛۔12 سال سے کم عمر کے لڑکوں کی تعداد 12 ملین ہے جو کہ 4 ملین شراب کے کین پی جاتے ہیں۔

لندن سروے 2003: ہسپتالوں میں 73٪ مریض شراب کی وجہ سے بیمار ہوتے ہیں۔

گھروں میں تشدّد کے اکثر واقعات کے پیچھے بھی شراب ہے۔

1600000 امریکی لوگ شراب سے بُری طرح متاثر ہیں۔

9000000 لوگوں کی شراب کی وجہ سے زندگی مفلوج ہو چکی ہے۔

لوگوں کے 50٪ ٹریفک حادثات شراب کی وجہ سے ہوتے ہیں۔

500،000 لوگوں کی معذوری کی وجہ بھی شراب نظر آئی۔

ایک جوڑا نیو ائیر منانے گیا۔ تو اُن کی چائلڈ کیر ئر نے شراب کے نشے میں اوون میں گوشت رکھنے کی بجائے بچے کو اوون میں رَکھ دیا۔

اس شراب کے پیچھے، بہت دِل کو ہلا دینے والی اور رونگٹے کھڑے کر دینی والی کہانیاں ہیں۔

60 سے 70٪ قتل شراب کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ لڑائی فساد کے 70 فی صد واقعات کے پیچھے بھی شراب ہے۔

ڈیڑھ ملین لوگ شراب کی وجہ سے کسی نہ کسی جُرم میں ملوث ہیں۔

امریکہ اور برطانیہ جیسی بڑی حکومتیں بھی شراب نوشی اور الکحل کے بُرے اثرات کو روکنے میں ناکام ہیں۔

اگر شراب حرام نہ بھی ہوتی تو کیااِس کے نقصانات اس قدر نہیں ہیں کہ اس کو روکا جائے اور اس سے بچا جائے؟

137،162000 پونڈز شراب کے اشتہارات پر خرچ کیے جاتے ہیں۔ حاملہ عورتیں نا صرف شراب پی کر اپنے آپ کو نقصان پہنچاتی ہیں بلکہ اُن کے پیٹ میں بچے پر بھی شراب کے بُرے اثرات جاتے ہیں۔

2003 میں پاکستان میں ملین سے زیادہ لوگ ہیروئین کے نشے میں مبتلا تھے۔ اور اَب تو تعداد بہت بڑھ چکی ہے۔

اللہ نے انسان کے اندر خوف اور حیا کے دو جذبے رکھے ہیں جو انسان کو بُرا کام کرنے نہیں دیتے۔ شراب ان دونوں جذبوں کو ختم کر دیتی ہے۔

حدیث ؐ کا خلاصہ۔ عادی شرابی کی دعائیں قبول نہیں ہوتی۔

شراب صرف حرام نہیں کی گئی بلکہ شراب کے اَثرات تک قرآن میں واضع کر دیئے۔ دینی اور دنیاوی دونوں طرح سے؛

آیت کو دو حصّوں میں دیکھیں؛"شراب اور جوئے کے ذریعے سے تمہارے آپس میں عداوت اور بغض واقع کرادے۔۔؛؛یعنی گھروں میں لڑائی فساد کرواتی ہے۔ معاشرے میں فساد ہوتا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے اور نماز سے تم کو باز رکھے سواب بھی باز آجاؤ۔" نہ دین نہ دُنیا۔

شراب عزّت، دولت، کی دشمن۔ اسٹیٹس اور تعلقات کی دشمن ہے۔

ایسی گندی چیز کے جس سے گِھن آئے۔ یعنی شیطان کا فضلہ۔ کون اس کو پینا چاہے گا؟

"سواب بھی باز آجاؤ۔" 'یعنی بس رُک جاؤ۔ باز آجاؤ۔ اُردو میں اس کا ترجمہ اتنا واضع نہیں ہے۔ عربی میں اس کے معنی ہیں۔ پاس بھی نہ پھٹکو۔ فائنل کال ہے۔ پوچھا نہیں گیا۔ بلکہ سختی سے روکا گیا ہے۔

شراب نہ پینے سے پیسا بھی بچتا ہے۔ مال میں برکت ہوتی ہے۔

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاحْذَرُوا فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿92﴾

اور تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے رہو اور رسول کی اطاعت کرتے رہو اور احتیاط رکھو۔ اگر اعراض کروگے تو یہ جان رکھو کہ ہمارے رسول کے ذمہ صرف صاف صاف پہنچا دینا ہے۔(92)

اللہ کا حکم تم تک پہنچا دیا گیا ہے۔ اب اسے ماننا، اس کی اطاعت کرنا تم پر لازم ہے۔

1: الْخَمْرُ: پھر آپ دیکھیں کہ شراب کا نام شرک کے ساتھ آیا ہے۔

حدیث کا خلاصہ: شراب پینا اس طرح ہے جیسے لات وعزیٰ کی عبادت۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ہر نشے والی چیز خمر ہے اور ہر نشے والی چیز حرام ہے اور جس شخص نے شراب کی عادت ڈالی اور بے توبہ مر گیا وہ جنت کی شراب سے محروم رہے گا۔(صحیح مسلم:2003)

2: وَالْمَيْسِرُ؛ پھر میسر کا بھی حکم آیا ہے۔ جوٗا حرام ہے۔ انگلش میں اسے گیمبلنگ کہا جاتا ہے۔ میسر ہر وہ مال جو آسانی سے ہاتھ آ جائے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم اپنے سٹور میں شراب تو نہیں بیچتے لیکن لوٹری، LOTO or Lotteryر کھی ہوئی ہے۔ اس میں ہر طرح کی لاٹری بھی آ جاتی ہے۔ یعنی وہ مال جو آسانی سے ایک کے حصّے میں آ جائے۔ یہ جوٗا ہے۔

ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ بعض چیزوں سے روکتا ہے۔ شراب کی ممانعت فرمائی، پھر جوئے کی روک کی۔ امیر المونین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ "شطرنج بھی جوئے میں داخل ہے"۔ (ابن ابی حاتم) یعنی کارڈ کھیلنا۔

مفسرین سے روایت ہے کہ "جوئے کی ہر چیز میسر میں داخل ہے گو بچوں کے کھیل کے طور پر ہو"۔

3: وَالْأَنْصَابُ؛ ان پتھروں کو کہتے ہیں جن پر مشرکین اپنے جانور چڑھایا کرتے تھے اور انہیں وہیں ذبح کرتے تھے۔ یعنی ہر وہ چیز جس کی عبادت کی جائے گی۔ اُس زمانے میں بُت تھے۔ لیکن آج بھی مزار۔ مندر، کنواں۔ مقدس درخت۔ ہر چیز جس کی لوگ عبادت کرنے لگیں۔ پوجنے لگیں۔ اُس کو مقدس سمجھیں۔ اس میں آ جاتا ہے۔

پھر آگے ہے قرعہ اندازی کے تیر:

4: وَالْأَزْلَامُ؛ ان تیروں کو کہتے ہیں جن میں وہ فال لیا کرتے تھے۔ ان سب چیزوں کی نسبت فرمایا کہ "یہ اللہ کی ناراضگی کے اور شیطانی کام ہیں۔ یہ گناہ کے اور برائی کے کام ہیں تم ان شیطانی کاموں سے بچو انہیں چھوڑ دو تاکہ تم نجات پاؤ"۔

عرب لوگ اونٹ ذبح کرتے۔ اُس کے دس حصّے بناتے۔ پھر آپس میں دس حصّے تقسیم کرنے کی بجائے، پھر دس تیر لیا کرتے اور اُن میں سے تین تیر سادہ رکھتے۔ صرف سات پر نام لکھتے۔ پھر ترکش میں ہلاتے۔ تین لوگوں کو دوگنے حصّے ملتے۔ اَب سات لوگوں کو تو حصّے ملتے۔ لیکن 3 لوگ حصّے سے محروم رہ جاتے۔

آج کی لوٹو۔ یالاٹری۔ مثال: ایک ایک یورو یا پاؤنڈ کی خریدی اور پھر ایک بندہ سب کا حصّہ لے گیا۔ اسی کو جوُا۔ قماری بازی، سٹّے بازی کہتے ہیں۔

ایک طریقے سے قرعہ اندازی جائز ہے۔ کہ ایک گھر ہے۔ سب گھر والے اُس کے پارٹنر یا حصّے دار ہیں۔ کہ کس کو دائیں طرف والا حصّہ یا بائیں طرف والا حصّہ ملے۔ یا اوپر یا نیچے کا پورشن ملے۔ یہ جائز ہے۔

مثال۔ حضرت مریمؑ کی دیکھ بھال کی ذمّہ داری بھی اسی طرح ذکریاؑ کو دی گئی تھی۔

اگر کسی سے غلطی ہوگئی تو توبہ کرلیں۔ معافی مانگ لے۔ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر آپ چھوڑنا چاہتے ہیں۔ تو آؤ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں طریقہ بتادیاہے۔" آخری آیت۔ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَآمَنُوا ثُمَّ اتَّقَوْا وَأَحْسَنُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴿93﴾

ایسے لوگوں پر جو کہ ایمان رکھتے ہوں اور نیک کام کرتے ہوں اس چیز میں کوئی گناہ نہیں جس کو وہ کھاتے پیتے ہوں جبکہ وہ لوگ تقویٰ رکھتے ہوں اور ایمان رکھتے ہوں اور نیک کام کرتے ہوں پھر

پرہیز گاری کرتے ہوں اور ایمان رکھتے ہوں پھر پرہیز گاری کرتے ہوں اور خوب نیک عمل کرتے ہوں، اللہ ایسے نیکوکاروں سے محبت رکھتا ہے۔(93)

شانِ نزول۔ صحابہ کرام کو فکر ہوئی کہ اُن سے پہلے غلطیاں ہو چکی ہیں۔ تو پھر یہ آیت نازل ہوئی کہ توبہ کریں اور نیکیاں کریں۔ پچھلی غلطیاں معاف ہو جائیں گی۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں" جب شراب حرام ہوئی تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے سوال کیا کہ اس کی حرمت سے پہلے جو لوگ انتقال کر چکے ہیں ان کا کیا حکم ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

آج بھی کچھ لوگوں کو خبر ہی نہیں کہ یہ کتنا بڑا گناہ ہے۔ آپ لوگوں کی مدد کریں۔ انہیں خیر اور بھلائی کی طرف لے کر آئیں۔ طنز نہ کریں۔ طعنے نہ دیں۔ بیٹھ کر فتوے نہ دیں۔ توبہ پر لے آئیں۔ آہستہ آہستہ چھوڑنے کی کوشش شروع کریں۔

ایمان درخت کی طرح ہوتا ہے۔ ایمان بڑھتا ہے تو تقویٰ بڑھتا ہے۔ اللہ کی معرفت۔ اللہ کی پہچان سے اللہ سے محبت ہو جاتی ہے۔ سمجھ آجاتی ہے۔ آپ دوسروں کو درجہ بدرجہ ایمان اور تقویٰ کی طرف لے کر آئیں۔

آپ کیسے محسن بنیں؟ ایمان کے احسان کے درجے پر پہنچیں؟

ایمان کے تین درجات ہیں؛ "وَآمَنُوا ثُمَّ اتَّقَوْا وَأَحْسَنُوا"

1. نیکیاں کرنا شروع کر دیں۔ نماز شروع کر دیں۔ عمل صالحہ بڑھے گا تو ایمان بڑھے گا۔
2. اب نیکیوں میں لطف آنے لگا۔ نماز میں مزہ آنے لگے گا۔

3. چھوٹی چھوٹی تفصیل کی فکر لگ جاتی ہے۔ نماز کو صحیح کرنے لگتے ہیں۔

درخت جتنا اوپر جائے گا، جڑیں مضبوط ہونے لگتی ہیں۔ اللہ کو راضی کرنے لگتے ہیں۔ پھر انسان احسان کے درجے پر چلا جاتا ہے۔ پھر اللہ ہر طرف نظر آنے لگتا ہے۔ فکر لگ جاتی ہے۔

سانپ کی 2400 اقسام ہیں۔ صرف 200 زہریلے ہوتے ہیں۔ لیکن ہم سب 2400 سے ڈرتے ہیں۔

جتنا تقویٰ بڑھے گا اُتنا ہی اپنے آپ کو ہر چھوٹے بڑے گناہ سے بچائیں گے۔ انسان کو فکر لگ جاتی ہے۔

مثال؛ تنخواہ کم ہو تو سادہ زندگی ہوتی ہے۔ گُزارہ کرتے ہیں۔

آمدنی زیادہ ہے تو طرزِ زندگی بدل جاتا ہے۔ زیادہ خرچ کرتے ہیں۔

ایمان کی دولت بڑھتی ہے تو چھوٹے عمل پر اکتفا نہیں کرتے۔ پھر بڑے بڑے عمل کرنے لگتے ہیں۔

جب انسان کے اندر تقویٰ بڑھتا ہے تو پھر اپنی چھوٹی نیکیوں پر شرم آتی ہے۔ پھر یہ فکر لگ جاتی ہے کہ ایسے کام کروں کہ اللہ کو پسند آ جائے۔

محسن اپنی نیکیوں کو خوبصورت کرتا ہے۔ کچھ زائد کرنا چاہتا ہے۔ جیسے سادے کپڑے پہننے کی بجائے سجے سنورے کڑھائی والے فینسی کپڑے زیادہ پسند آتے ہیں۔

مشکل حالات میں ایمان کا پوداز یادہ بڑھتا ہے۔

جب مشکلات آتی ہیں تو ہماری سوئی ہوئی صلاحتیں بڑھتی ہیں۔ انسان اُٹھ کر اِرادے باندھتا ہے۔ ہم خوب آگے بڑھ بڑھ کر نیکی کے کام کرتے ہیں۔ جذبے بیدار ہوتے ہیں۔

ایمان اور تقویٰ ساتھ ساتھ بڑھتے ہیں۔ پھر خوش ہو ہو کر انسان نیکیاں کرتا ہے۔ اللہ اور بندے کا تعلق جڑتا ہے۔ آپ دِل ہی دِل میں اللہ سے باتیں کرتے ہیں۔ گھر کے کام کرتے ہوئے اللہ کو بتاتے ہیں۔ اللہ کو ہم پر پیار آجاتا ہے۔

عربی مفسّر فرماتے ہیں۔ کہ یہ تین لفظ صحابہ کرامؓ کی تین حالتوں کو بیان کرتے ہیں؛

1: وَآمَنُوا ؛؛ قلب اور روح کے ساتھ تعلق۔

2: ثُمَّ اتَّقَوْا؛ تقویٰ اور ایمان کی وہ کیفیت، وہ حال جو دوسروں کو نظر آرہا ہوتا ہے۔

3: وَأَحْسَنُوا؛ تقویٰ اور احسان کی وہ حالت جو محسن اور رَبّ کو معلوم ہوتی ہے۔ لوگوں کو بھی پتا تو چلتا ہے۔ لیکن اصل صورتِ حال اللہ کو معلوم ہوتی ہے۔ اور بندے کو خود پتا ہوتا ہے۔

تدریج سے یہ درجات حاصل ہونگے۔۔ پہلا، درمیانہ اور آخری مقام۔

ہم سب دُعا کرتے ہیں کہ اللہ ہم سب کو ایمان کا اعلیٰ ترین مقام عطا فرمائے۔ ہمیں احسان کے درجے پر لے جائے۔ آمین۔

جو ہو ذوقِ یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

یااللہ ہم تجھ سے تقویٰ مانگتے ہیں۔ عمل کا تقویٰ دے۔ عفّت اور پاکدامنی مانگتے ہیں۔ غناء مانگتے ہیں۔

یہ کب ہو گا؟ جب ہم زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرینگے۔ اور گناہوں سے باز آجائینگے۔ رُک جائینگے۔

اور محسن کب بنیں گے ؟ جب ہمارے اندر قربانی کا جذبہ آئے گا۔ بعض اوقات ہم باتیں بڑی بڑی کرتے ہیں اور کام کے وقت پیچھے۔ ایک صحابیؓ نے فرمایا کہ آج میں اپنے عمل سے اللہ کو دِکھا دوں گا کہ مجھے اُس سے کتنی محبت ہے اور بغیر ذِرہ کے میدانِ جنگ میں کُود کر شہادت حاصل کر لی۔

اپنے اندر یہ جذبہ پیدا کریں اور اپنے عمل سے ثابت کرنے والے بن جائیں۔ پھر آپ کو تو پتا ہو گا۔ اللہ کو بھی پتا ہو گا۔ پھر آپ کے عمل سے تقویٰ ظاہر ہو گا۔ انشاء اللہ۔